اور یہ بات مفید نہیں بلکہ انگریزی دور کی اس مسل میں جہاں مندرجہ بالا پیشہ ور حضرات کو کمی لکھا گیا، وہاں مولوی حضرات کو بھی اسی کمیوں کے شعبہ میں درج کیا گیا پڑھ کر دم بخود رہ گیا کہ اس انگریز مکار نے جہاں دیگر پیشہ ورانہ کاموں کو عزت و ذلت کا مدار بنا دیا وہاں علماء و فضلاء کو بھی اسی درجہ میں رکھ کر دنیا داروں کی نگاہوں میں علم و فضل کی خدمت کو ایک ذلیل اور حقیر کام کی حیثیت سے پیش کیا۔ فالی اللہ المشتکی۔ احقر بھی اپنی جمعہ کی تقریروں میں انگریز کے اس مکر و فریب کا پول کھولتا رہتا ہے، شاید اسی پروپیگنڈے کا اثر ہے کہ آج بھی پڑھے لکھے لوگ علماء سے استفادہ سے ہچکچاتے ہیں اور انہیں ذلیل طبقہ میں شمار کرتے ہیں۔ آپ کے اس سلسلۂ مضامین سے توقع ہے کہ قارئین کے قلوب میں حاملین پیشہ علماء کا تذکرہ پڑھ کر علماء کی عظمت پیدا ہوگی

محمد نعیم اللہ فاروقی، خطیب مسجد زینب لاہور

ارباب حکومت اور مخالفین شریعت کو انتباہ

بعض مسلمان مسلمان ہو کر شریعت بل کے مخالف ہیں، حیرت ہے کہ مسلمانی کا دعویٰ اور شریعت بل سے انکار؟ تاویل یہ کہ بل کا انکار ہے شریعت کا نہیں۔ لہٰذا اس پر غور کرنا چاہیئے کہ بل کیا چیز ہے اور پھر اس پر غور کہ شریعت کیا چیز ہے تو بل اس مجوزہ قانون کو کہا جاتا ہے جسے قانون بنانے کے لئے پیش کیا جاتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ شرعی قانون کوئی مانے نہ مانے، قانون ہے اور رجسٹرڈ سے زیادہ حتمی ہے، اس کی طرف توجہ دلائی ہے، غفلت دور کرانی ہے منظوری سے پہلے بھی قانون ہے بعد میں بھی قانون ہوگا اسکو بل آج کل کی زبان میں کہا گیا ہے۔ اب غور کیجئے کہ خدائی قانون کو نہ ماننا کیسا ہے؟ کیا مسلمانوں کو آخرت بالکل یاد نہیں؟ اس کے انکار کو خدائی قانون کا انکار نہیں کہیں گے؟ کیا قیامت میں اس پر مواخذہ نہیں ہوگا؟

. . . . لہٰذا اب آپ خوب ذہن نشین کر لیں کہ یہ بل قانون شرعی ہے، اس کا انکار بھی شریعت کا انکار اور سخت خطرناک ہے اور شریعت وہ احکام ہیں جو صاف آیات و احادیث سے یا یقینی و ظنی طریق سے مراد الٰہی ثابت ہوں، ان کے کسی یقینی قانون کے انکار سے اسلام باقی نہیں رہتا، نکاح بھی قائم نہیں رہتا۔ اپنے اوپر رحم کیجئے اور ان خیالات سے رجوع و توبہ کیجئے۔

مفتی جمیل احمد تھانوی مدظلہ

بشکریہ ماہنامہ "الخیر" اکتوبر ۸۶ء